بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ان اللہ فی عصر حرکۃ وقت مسیحہ واتی من ادلۃ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چشمۂ فیض بادۂ عرفان چہار درِ قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی۔ غرض دارالامان بینی

سلسلۂ جدیدہ جلد ۱ نمبر ۱۵ | ۹ جمادی الاولی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۔ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۂ قدیم جلد ۴ نمبر ۲۳

ای جہاں منتظر خوش باش کامد ولستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سنہ
معاونین بڑھانے خرید	للعہ
	صہ
	سے
عام قیمت	عا ۸

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطاء فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا

سر دست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر۔ اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسرمو دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوئم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بناویگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقات اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۲-جولائی ۱۹۰۵ء - روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا
"فبصرك اليوم حديد"

طاعون قہر خدا ہے

(منقول از الاخلاق)

چونکہ خدا تعالےٰ کے بلا حکم کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ لہذا اُسی کی مشیت ... سے یہ مہلک وبا عرصہ سے ہندوستان کو ستا رہی ہے اس لئے لازم تھا کہ اُسی قادر مطلق کی درگاہ میں اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور توبہ کریں۔ اور خیرات و زکوٰۃ تقسیم کریں۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے

(۱) حفظ ماتقدم صفائی ہے۔ بحالت پھیلنے مرض کے وہاں کا رہنا ترک کرو۔ اوسان ٹھکانے اور حواس بجا رکھو۔ گنجان آبادی سے کشادہ فراخ کھلے ہوئے مقامات میں جا رہو۔ بلکہ باغات اور گلستان کی بود و باش بہت مناسب ہے

(۲) علاج معالجہ - دافع عفونت اور گرم اشیاء کا استعمال اگر گوئی غدود متورم ہو جائے۔ تو اُسے داغ دو۔ یا پلٹس سے نرم کرکے شگاف دیدو۔ اشیاء ذیل میں سے کوئی سی آزماؤ

(الف) گلیسرین آف کاربولک ایسڈ بمقدار بیس قطرے ایک قدر آب سرد میں ڈال کر پلاؤ۔ یا کاربولک ایسڈ کی گولیاں کھلاؤ

نوٹ - یہ دوا دو یہ انگریزی دوافروشوں سے ملتی ہیں

(ب) پپیتہ عرق گاؤزبان۔ عرق گلاب یا عرق بادیان میں گھس کر نیم گرم کرکے پلاؤ۔ بلکہ پیاس رفع کرنے کو بھی اسی کا پانی دو

(نوٹ) پپیتہ ایک پھل ہے۔ ناریل کے گودہ کا سا رنگ اور بیر کی برابر خشک قسم کا ہوتا ہے۔ پنساریوں کے ہاں ارزاں بکتا ہے

خادم ملک رشیا چرن دربا۔ ڈاکٹر بالی (مارواڑ)

ایڈیٹر ۔ طاعون بے شک قہر خدا ہے۔ مگر اُن کے لئے ۔ جو احکام الٰہی کے نافرمان ہیں

اوقات ریل کے

صاحب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ ریلوے نے نیا ٹائم ٹیبل ہمارے پاس بھیجا ہے۔ جو یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے جاری ہوا اس کے مطابق بٹالہ سے ریلوں کے آنے جانے کے اوقات یہ ہیں

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب امرتسر
- صبح نو بجکر ۴ منٹ
- بعد دوپہر ایک بج کر ۵۳ منٹ
- بعد مغرب سات بج کر ۴۵ منٹ

اوقات روانگی از بٹالہ بجانب گورداسپور و پٹھان کوٹ
- صبح نو بج کر ۷ ۵ منٹ
- بعد دوپہر ایک بج کر ۴۵ منٹ
- بعد مغرب نو بج کر ۱۶ منٹ

اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب امرتسر
- صبح نو بجکر ۷ ۴ منٹ
- بعد دوپہر ایک بج کر ۴۳ منٹ
- بعد مغرب نو بجکر ۸ منٹ

اوقات رسید بر اسٹیشن بٹالہ از جانب گورداسپور
- صبح نو بجکر ۴۳ منٹ
- بعد دوپہر ایک بجکر ۱۲ منٹ
- بعد مغرب سات بجکر ۴۵ منٹ

قادیان سے دہلی۔ پشاور۔ ملتان کی اطراف پر جانے والوں کے ساتھ بمفصلہ ذیل اوقات موزوں ہیں۔ قادیان سے بٹالہ تک یکہ جاتا ہے

قادیان کو آتے ہوئے				قادیان سے واپس جاتے ہوئے		
رات بٹالہ سے ... صبح قادیان	وقت عصر	بارہ بجے	قادیان	بعد نماز فجر	گیارہ بجے صبح	وقت عصر
۲۱ - ۸	۱۳ - ۳۴	۹ - ۴۷	بٹالہ	۹ - ۴۸	۱ - ۳۵	۱۹ - ۵۴
۱۹ - ۵۷	۱۴ - ۰	۸ - ۳۹	امرتسر	۱۲ - ۳۹	[illegible] - ۱۵	۲۱ - ۰
۱۷ - ۲۰	۹ - ۳۰	۶ - ۱۳	لاہور	۱۳ - ۲۷	۱۸ - ۵۰	۲۲ - ۵۰

اوقات روانگی از امرتسر بطرف دہلی
- بعد دوپہر ۲ بج کر ۵ منٹ
- " ۳ بجے
- " ۱۰ بج کر ۳۳ منٹ
- صبح ۰ بج کر ۷ منٹ
- " ۲ بج کر ۵۰ منٹ
- بعد دوپہر ۲ بج کر ۹ ۳ منٹ
- " ۵ بج کر ۴۵ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف جہلم راولپنڈی و پشاور
- بعد دوپہر ۱ بجکر ۱۵ منٹ
- " ۰ بج کر ۱۶ منٹ
- " ۱ بج کر ۵۴ منٹ
- " ۲ بج کر ۲۰ منٹ
- صبح ۲ بج کر ۵۸ منٹ
- " ۹ " ۴۲ منٹ

اوقات روانگی از لاہور بطرف ملتان و فیروزپور
- صبح ۷ بج کر ۳۰ منٹ
- " ۲ " ۵۰ منٹ
- بعد دوپہر ۱ بجے
- " ایک بج کر ۵ منٹ
- " ۴ بج کر ۱۵ منٹ
- " ۳ بج کر ۵۰ منٹ

ہفتہ قادیان

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت ایک دن بسبب حرقت البول علیل رہی اب بفضلہ تعالےٰ بالکل آرام ہے براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا جا رہا ہے

۲۔ حضرت مولوی صاحبان و دیگر احباب بخیریت ہیں۔ عاجز ایڈیٹر چند یوم سے بعارضہ بخار لرزتی بیمار ہے۔ واللہ ھو الغفور الرحیم

۳۔ برادرم منشی اللہ داد خان صاحب کلرک دفتر میگزین بعارضہ اسہال چند روز بیمار رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ صحت جسمانی و روحانی عطا فرمائے رکھے۔ میگزین کے دفتر کا کام رات دن نہایت توجہ مصروفیت اور محنت سے کرنے کے علاوہ مدرسہ کی امانت کے حساب کا کام بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور صحت و تندرستی میں رکھے

۴۔ اس ہفتہ میں احباب ریاست پٹیالہ۔ علاقہ جہلم۔ لاہور۔ لائل پور وغیرہ مقامات سے تشریف لائے۔ جن میں سے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ چودہری فتح محمد صاحب ضیاء الدین صاحب و شیخ تیمور صاحب طالب علمان اسلام کالج لاہور سے تشریف لائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بگرامی خدمت مکرمی و مخدومی اخویم حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے حسب الحکم جناب خود دن کے حالات ارسال خدمت ہے۔ بروز پنجشنبہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۵ء حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز ظہر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ کل یہ وحی الٰہی ہوئی تھی "روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا فبصرك اليوم حديد" اس وحی الٰہی کے سننے کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے عرض کی کہ غلام بنانیکا جو ابتدا اسلام میں کیسے شروع ہوا۔ اس پر حضور نے اسکی مفصل حقیقت اور لطیف فلاسفی بیان فرمائی جو کہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہوگی۔ بعد ادائے نماز حضرت اندر تشریف لے گئے ۔ بوقت عصر جب تشریف لائے۔ تو قبل از ادائے نماز چند ایک اشخاص نے شرف بیعت حاصل کیا جن کے نام علیحدہ فہرست اسمائے بیعت کنندگان میں درج کر کے ارسال خدمت ہیں ۔ درس قرآن کریم مسجد اقصےٰ میں ہوا اگرچہ بارش بھی ہو رہی تھی مگر بہت آدمی جمع ہوگئے تھے درس آخری رکوع سورۃ الشعراء کا تھا اس رکوع میں تمام سورۃ شریف کا خلاصہ ہے اور جسقدر انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اس سورۃ شریف میں بیان ہوئی وہ اصل

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

منقول از الحکم

۲ مارچ ۱۹۰۵ء کو قبل ظہر حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مولوی ابراہیم صاحب کو حضرت اقدس حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور پیش کیا مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود سے چند استفسار کیے آپ نے ان کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ درج ذیل ہے

سائل - اطمینان قلب کیونکر حاصل ہو سکتا ہے ؟

حضرت اقدس - قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیساکہ فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب پس جہانتک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان ہوگا ہاں اسکے واسطے صبر اور محنت درکار ہے - اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا - دیکھو ایک کسان کسطرح محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلہ بکھیر تا ہے جو بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اسنے دانے ضائع کر دیے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھیرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ پر حسن ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اسی طرح جب مومن جب اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کرکے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اُسپر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق - شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے - یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو - جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لیے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالےٰ کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے - دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیے اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مصائب کا سلسلہ دیکھو کسقدر لمبا تھا - تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اُٹھاتے رہے - مکہ والوں کے دکھ اُٹھاتے اُٹھاتے طائف گئے تو وہاں سے پتھر کھا کر بھاگے پھر اور کون شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرلے ؂

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لیے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق جسطرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے اس کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور اُسوۂ حسنہ مدنظر رہے

بہت سے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ وہ پھونک مار کر کچھ بنا دیں - یہ بیہودہ بات ہے ایسے لوگ شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودے دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا اللہ تعالےٰ کا فعل ہے اور وہ مشت خاک ہو کر خود ہدایت دینے کے مدعی ہوتے ہیں ؂

اصل راہ اور گُر خداشناسی کا دعا ہے اور پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے - ایک پنجابی فقرہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا

حقیقت میں جبتک انسان دعاؤں میں اپنے آپکو اس حالت تک نہیں پہونچا لیتا کہ گویا اُسپر موت وارد ہو جاوے اُس وقت تک باب رحمت نہیں کھلتا - خدا تعالےٰ میں زندگی ایک موت کو چاہتی ہے جبتک انسان اس تنگ دروازہ سے داخل نہ ہو کچھ نہیں ؂ خدا جوئی کی راہ میں لفظ پرستی سے کچھ نہیں بنتا بلکہ یہاں حقیقت سے کام لینا چاہیے - جب طلب صادق ہوگی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اُسے محروم نہ کرے گا ؂

سائل - استقامت بھی تو ملنی چاہیے - ؟

حضرت اقدس - ہاں یہ سچ ہے کہ استقامت ہونی چاہیے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل انسان کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لیکر ہی اُٹھتا ہے پھر اللہ تعالےٰ تو کریم رحیم خدا ہے یہ ناممکن ہے کہ کوئی اُسکے دروازہ پر گرے اور خالی اُٹھے - اگر چاہتے ہو کہ ساری مرادیں پوری ہو جاویں تو یہ اُسکے ہی فضل سے ہونگی بعض اوقات انسان کو یہ بھی دھوکا لگتا ہے کہ فلاں مراد پوری نہیں ہوئی حالانکہ بات یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ احتیاج انسان کو پوری کر دیتا ہے - لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کا گذر ایک فقیر پر ہوا جسکے پاس صرف ستر پوشی کو چھوٹا سا پارچہ تھا مگر وہ بہت خوش تھا بادشاہ نے اُس سے پوچھا کہ تو اسقدر خوش کیوں ہے ؟ فقیر نے جواب دیا کہ جس کی ساری ہی مرادیں پوری ہو جاویں وہ خوش نہ ہو تو اور کون ہو بادشاہ کو بڑی حیرانی ہوئی اسنے پوچھا کہ کیا تیری ساری مرادیں پوری ہوگئی ہیں فقیر نے کہا کہ کوئی مراد ہی نہیں رہی

حقیقت میں حصول دو ہی قسم کا ہوتا ہے یا پالے یا ترک کرے غرض بات یہی ہے کہ خدا یابی اور خداشناسی کے لیے ضروری امر یہی ہے کہ انسان دعا میں لگا رہے زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اُٹھانا چاہیے ہر قسم کی تکلیفوں کے برداشت کرنے کو طیار ہونا چاہیے خدا تعالےٰ کو مقدم کرے اور گھبرائے نہیں پھر اُمید کیجاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فضل دستگیری کرے گا اور اطمینان عطا فرمائے گا - ان باتوں کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان تزکیہ نفس کرے جیساکہ فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا ؂

سائل - دعا جبتک ولیے نہ اُٹھے کیا فائدہ ہوگا -

حضرت اقدس - میں اسی لیے تو کہتا ہوں کہ صبر کرنا چاہیے اور اس سے گھبرانا نہیں چاہیے خواہ دل چاہے یا نہ چاہے کشاں کشاں مسجد میں لے آؤ - کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا میں نماز پڑھتا ہوں مگر وساوس رہتے ہیں اُنہوں نے کہا کہ تو نے ایک حصہ پر تو قبضہ کر لیا دوسرا بھی حاصل ہو جاوے گا ؂

نماز پڑھنا بھی تو ایک فعل ہے اسپر مداومت کرنے سے دوسرا بھی انشاء اللہ ملجاوے گا - اصل بات یہ ہے کہ ایک فعل انسان کا ہوتا ہے اسپر نتیجہ مرتب کرنا ایک دوسرا فعل ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ کا فعل ہے سعی کرنا مجاہدہ کرنا یہ تو انسان کا اپنا فعل ہے اسپر پاک کرنا استقامت بخشنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے بھلا جو شخص جلدی کرے گا کیا اسطرح پر وہ جلد کامیاب ہو جائیگا - یہ جلد بازی انسان کو خراب کرتی ہے وہ دیکھتا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اتنی جلدی کوئی امر نتیجہ خیز نہیں ہوتا آخر اسپر کوئی وقت اور میعاد گذرتی ہے کہ زمیندار بیج بوکر ایک عرصہ تک صبر کے ساتھ انتظار کرتا ہے بچہ بھی نو مہینے کے بعد پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ پہلی ہی خلوت کے بعد بچہ پیدا ہو جاوے تو لوگ اُسے بیوقوف کہیں گے یا نہیں ؟ پھر جب دنیوی امور میں قانون قدرت کو اسطرح پر دیکھتے ہو تو یہ کیسی غلطی اور نادانی ہے کہ دینی امور میں انسان بلا محنت و مشقت کے کامیاب ہو جاوے - جس قدر اولیاء - ابدال [illegible] ہوئے ہیں اُنھوں نے کبھی گھبراہٹ اور بزدلی اور بے صبری ظاہر نہیں کی وہ جسطرح پر چلے ہیں اسی راہ کو اختیار کرو اگر کچھ پانا ہے بغیر اس راہ کے تو کچھ نہیں مل سکتا - اور میں یقیناً کہتا ہوں [illegible] اپنے تجربہ سے کہ انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب [illegible] اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پر عمل کرنے سے ہی ہوا

[illegible]

درس قرآن

سورۂ نور [illegible]

گذشتہ [illegible] سے آگے

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔

[illegible] تہمت لگاتے ہیں پاکدامن عورتوں پر پھر نہیں [illegible] چار گواہ - انکو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی [illegible] فاسق ہیں - اس آیت شریفہ [illegible] چار گواہ نہیں کسی کا ایک عورت پر [illegible] نہیں کیا جا سکتا - جب کبھی کوئی شخص [illegible] زنا کا [illegible] ہونے تو [illegible] جاوئیں - دوسرا حکم یہ ہے [illegible] چار گواہ [illegible] - اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عورت سے زنا [illegible] - خدا کے غضب [illegible] [illegible] چاہیئے کیونکہ [illegible] [illegible] جو بغیر [illegible] اپر اتہام لگا [illegible]

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ مگر جن لوگوں نے اسکے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح - تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے - جو لوگ ایسی شرارت کے بعد اپنی اصلاح کریں یہانتک کہ لوگوں کے درمیان ظاہر ہو جاوے کہ اب اُس طرز اور طریقہ کا آدمی نہیں رہا اور نیک بنگیا ہے تو پھر دوسرے لوگوں کی طرح اسکی شہادت بھی قبول کی جاوے - اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے نادان جہاں کیطرح کینہ نہیں اسکے احکام ہماری درستی اور اصلاح کے واسطے ہیں

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ [illegible] بالا احکام اُن اشخاص کے واسطے ہے جو کسی غیر مرد یا غیر عورت کے متعلق زنا کی بابت بولے - لیکن اپنی بیوی کے متعلق ایسے فعل کے دیکھنے اور ظاہر کرنے کے بارہ میں مفصلہ ذیل احکام ہیں :

(۸) وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو زنا کا عیب لگاتے ہیں اور سوائے اپنے اور کوئی گواہ ان کا نہیں ہے پس وہ ایک ہی آدمی چار دفعہ اللہ کی قسم کھائے کہ میں سچ کہتا ہوں اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو مجھپر خدا کی لعنت ہو - چونکہ [illegible] کے ساتھ اس قسم کے تعلقات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اُس کی [illegible] وہ اُس عورت سے [illegible] اسی کی بیزاری [illegible] شہادت [illegible] کسی اور [illegible] [illegible] آیت میں آتا ہے (۹) [illegible]

[illegible] شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۔ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۔ اور اس عورت سے عذاب کو دور کر دیتی ہے [illegible] دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ یہ شخص جھوٹا [illegible] اور پانچویں دفعہ اسطرح قسم کھائے کہ اگر یہ مرد سچا ہے تو مجھپر خدا کا غضب نازل ہو -

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تمپر نہ ہوتا (تو ایسے پر حکمت مسائل نازل نہ ہوتے) اور اللہ توبہ قبول کرنے والا اور حکمتوں والا ہے - خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے بڑی حکمت سے بھرے احکام [illegible] نازل فرمائے ہیں :

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِۍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے تہمت لگائی ہے ایک گروہ ہے تم میں سے تم اسکو برا نہ سمجھو اپنے لیے - بلکہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے - ہر مرد کے لیے ہے جو اُس نے کمایا گناہ سے اور جو ان میں سے بڑی بات کے پیچھے پڑا اُس کے لیے ہے بڑا عذاب - اس آیت میں اشارہ ہے اُس فتنہ کی طرف جبکہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بدظنی کی تھی - اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے حضرت عائشہ کا پاک ہونا ظاہر فرمایا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ واقعہ مومنوں کے واسطے کسی تکلیف کا موجب نہیں بلکہ سراسر فوائد کا باعث ہے - اول تو خود یہی واقعہ ایک بڑے بھاری مسئلہ کے حل ہو جانے کا موجب ہوا کہ جب کسی عورت پر اتہام لگایا جاوے تو کیا کرنا چاہیے اور خود اتہام لگانے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے دوم حضرت عائشہ کی بریت خدا کی پاک کتاب سے ثابت ہو گئی اور اسطرح حضرت ام المومنین کو یہ فخر حاصل ہوا کہ قرآن شریف میں انکا ذکر خیر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا - اور جو لوگ منافق تھے اور اُن کے دلوں میں کجی تھی اور کمزوری تھی وہ [illegible] ظاہر ہو گئے اور مومنوں کو آئندہ کے واسطے ہدایت مدنظر ہو گئی کہ ایسے معاملات میں جلدی سے مُنہ نہیں کھولنا چاہیے بلکہ بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے -

(۱۰) لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۔ کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ جب تم نے سنا اس بات کو تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو لازم تھا کہ اپنے جی میں نیک ظن رکھتے اور کہتے کہ یہ تو ظاہر جھوٹی تہمت ہے - اس آیۃ میں مومن مردوں اور عورتوں کو تمدن اور اخوت کا ایک بڑا ضروری [illegible] قائم کرنے والا اصول سکھایا گیا ہے کہ کسی پر بدظنی کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اپنے بھائیوں پر نیک ظن قائم رکھیں اور جب تک پوری تحقیقات نہ ہوئے کسی کے حق میں کوئی کلمہ بیجا استعمال کرنے کی جرات نہ کریں - لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔ کیوں نہیں لائے اُس پر چار گواہ پس جب نہیں لا سکے گواہ تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں - جو شخص کسی کے متعلق ایسا کلمہ بولے اُس سے چار گواہ طلب کرنے چاہیئں لیکن اگر وہ اپنی بات کیواسطے چار گواہ پیش نہیں کر سکتا تو وہ جھوٹا اور خود مجرم ہے اور سزا کے لائق ہے -

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اختلاف کو مٹایا ہے سب سے پہلے زنا کی جڑ کو کاٹا ہے جو سب سے زیادہ دنیا میں اختلاف کا موجب ہوا کرتا ہے - پھر لوگوں کو بدظنی سے بچنے کیواسطے ہدایت کی ہے اور بیجا تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو کوئی کسی پر بیجا تہمت لگاتا ہے وہ خود اُسمیں گرفتار ہوتا ہے - امام شعرانی نے لطائف المنن میں لکھا ہے کہ مصر میں ایک بزرگ ایک محلہ میں رہتے تھے چند نوجوان اُن کی خدمت میں رہتے تھے متعلق محلہ والے اُس بزرگ پر اتہام باندھتے تھے وہ بزرگ انکو ہمیشہ نصیحت کرتے مگر وہ باز نہ آتے آخر تنگ آ کر اُس

(... سلسلہ کے لیے دیکھو مضمون صفحہ ۳)

مجاہدات عجیب انگیز ہیں - سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کیسے کیسے مجاہدات کیے ہندوستان میں جو اکابر گذرے ہیں جیسے معین الدین چشتی اور فرید الدین رحمہما اللہ انکے حالات پڑھو تو معلوم ہو کہ کیسے کیسے مجاہدات انکو کرنے پڑے ہیں - مجاہدے کے بغیر حقیقت کھلتی نہیں +

جو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فقیر کے پاس گئے اور اُسنے یہ کہ تو قلب جاری ہو گیا - یہ کچھ بات نہیں ایسے قلب ہندو فقراء کے پاس بھی جاری ہوتے ہیں یہ تو کچھ چیز نہیں ہے یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ساتھ تزکیہ نفس کی بھی شرط نہیں ہے نہ اسمیں کفر و اسلام کا کوئی امتیاز ہے مریزو لیٹرے اس فن میں آجکل وہ کمال کیا ہے کہ کوئی دوسرا کرے گا - میرے نزدیک یہ بدعات اور محدثات ہیں۔

شریعت کی اصل غرض تزکیہ نفس ہوتی ہے اور انبیاء علیہم السلام اسی مقصد کو لیکر آتے ہیں اور وہ اپنے نمونہ اور اسوہ سے اس راہ کا پتا دیتے ہیں جو تزکیہ نفس کی حقیقی راہ ہے وہ چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں پیدا ہو اور شرح صدر حاصل ہو +

میں بھی اسی منہاج نبوۃ پر آیا ہوں پس اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی ٹوٹکے سے قلب جاری کر سکتا ہوں غلط ہے میں تو اپنی جماعت کو اسی راہ پر لے جانا چاہتا ہوں جو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام کی راہ ہے جو خدا کی وحی کے ماتحت طیار ہوئی ہے - پس اور راہ کا ذکر ہماری کتابوں میں آپ نہ پائیں گے اور نہ اس کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ ضرورت سمجھتے ہیں ہم تو یہی کہتے ہیں کہ نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو +

سائل - حضور نمازیں پڑھتے ہیں مگر منہیات سے باز نہیں رہتے اور اطمینان حاصل نہیں ہوتا ہے +

حضرت اقدس - نمازوں کے نتائج اور اثر تو تب ہوں جب نمازوں کو سمجھکر پڑھو - بجز کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور پھر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو - یہی ایک امر ہے جسکی بار بار تاکید کرتا ہوں کہ تم ملول اور گھبراؤ نہیں اگر استقلال اور صبر سے اس راہ کو اختیار کروگے تو انشاء اللہ یقیناً ایک نہ ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے - ہاں یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کو مقدم کرو اور دین کو دنیا پر ترجیح دو - جبتک انسان اپنے اندر دنیا کا کوئی حصہ بھی پاتا ہے وہ یاد رکھے کہ ابھی وہ اس قابل نہیں کہ دین کا نام بھی لے -

یہ بھی ایک غلطی لوگوں کو لگی ہوئی ہے کہ دنیا کے بغیر دین نہیں ہوتا - انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں آتے ہیں کیا اُنھوں نے دنیا کے لیے سعی اور مجاہدہ کیا ہے یا دین کے لیے +

اور باوجود اس کے کہ ان کی ساری توجہ اور کوشش دین ہی کے لیے ہوتی ہے پھر کیا وہ دنیا میں نامراد رہے ہیں ؟ کبھی نہیں - دنیا خود اُن کے قدموں پر آگرتی ہے یہ یقیناً سمجھو کہ انھوں نے دنیا کو گویا طلاق دیدی تھی لیکن یہ ایک عام قانون قدرت ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا انکی خادم اور غلام ہو جاتی ہے جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں +

سچی خوشی اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عطا ہوتا ہے یہ مجرد دنیا کے حصول پر منحصر نہیں ہے اسلیے ضروری امر ہے کہ ان اشیاء کو اپنا معبود نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اسی کو یگانہ و یکتا معبود سمجھو - جبتک انسان ایمان نہیں لاتا کچھ نہیں - اور ایسا ہی نماز و روزہ اسے منزل مقصود تک نہیں لے جا سکتا بلکہ جب یہ محض خدا کے لیے ہو جاوے اور اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا سچا مصداق ہو تب مسلمان کہلائے گا - ابراہیم ؑ کی طرح صادق اور وفادار ہونا چاہیے - جسطرح وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر آمادہ ہو گیا اُسی طرح انسان ساری دُنیا کی خواہشوں اور آرزوؤں کو جب تک قربان نہیں کر دیتا کچھ نہیں بنتا - میں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ کیطرف اُسکے لیے ایک جذبہ پیدا ہو جاوے اُسوقت اللہ تعالیٰ خود اُس کا متکفل اور کارساز ہو جاتا ہے - اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہیے - اگر نقص اور خرابی ہوگی تو ہم میں ہوگی - پس یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کا نہ ہو جاوے بات نہیں بنتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو جاتا ہے اُسمیں شتابکاری نہیں رہتی مشکل یہی ہے کہ لوگ جلد گھبرا جاتے ہیں اور پھر شکوہ کرنے لگتے ہیں +

سائل - ابتدائی منزل اس مقصد کے حصول کیلیے کیا ہے

حضرت اقدس - ابتدائی منزل یہی ہے کہ جسم کو اسلام کا تابع کرے جسم ایسی چیز ہے جو ہر طرف لگ سکتا ہے بتاؤ زمینداروں کو کون سکھاتا ہے جو جیٹھ اساڑھ کی سخت دھوپ میں باہر جاکر کام کرتے ہیں اور سخت سردیوں میں آدھی رات کو اُٹھ کر باہر جاتے اور ہل چلاتے ہیں پس جسم کو جسطرح لگاؤ اُسی طریق پر لگ جاتا ہے ہاں اسکے لیے ضرورت ہے عزم کی - کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ مٹی کھایا کرتا تھا بہت تجویزیں کی گئیں مگر وہ باز نہیں رہ سکتا تھا آخر ایک طبیب آیا اور اُس نے دعوی کیا کہ میں اسکو روک دونگا چنانچہ اُس بادشاہ کو مخاطب کرکے کہا ایہا الملک این عزم الملوک یعنی اے بادشاہ بادشاہوں والا عزم کہاں گیا ؟ یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ اب میں مٹی نہیں کھاؤنگا - پس عزم مومن بھی ... تو کوئی چیز ہے

سائل - عزم کرنے تو آپ کی کیا ضرورت ہے +

حضرت اقدس - بات یہ ہے کہ جب نفوس صافیہ کا جذب ہوتا ہے تو ممد و معاون بھی پیدا ہو جاتے ہیں - صحابہ کے دل اچھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے ایک رسول بھی پیدا کر دیا - ایسا ہی کہتے ہیں کہ مکہ سے جو مدینہ کیطرف ہجرۃ کی اسمیں بھی یہی سر تھا کہ وہاں کے اصلاح پذیر قلوب کا ایک جذبہ تھا -

---

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جاچکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعۃ احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اُس کے واسطے ہر فرد احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت **امام علیہ السلام** نے یہاں تک حکم دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنیکی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہونچیگا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے - کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کے ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس اُٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سر دست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچسو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

دلچسپ علمی خبرین

ڈاکٹر - اولو جان اونس - اور دیگر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ بہت سے امراض اس دودھ سے پیدا ہوتے ہین جو صاف نہیں ہوتا - بلکہ غلیظ - اور جس مین خاک یا اجرام وغیرہ داخل ہو جاتے ہین - چنانچہ خیال کیا جاتا ہے - کہ ایسے دودھ سے یہ امراض پیدا ہوتے ہین - ساری امراض جو اجرام کے ذریعے پھیلتے ہین - ورم اور خراش وغیرہ - گلٹیان جو اکثر بچون کے جسم پر نکل آتی ہین - وبائی امراض - مثلاً ہیضہ - پس دودھ کو ایسی جگہ اور ایسے صاف برتن مین رکھنا چاہیے جہان خاک کے ذریعے اجرام نہ پہنچ سکین - بلکہ دودھ دینے والے مواشی کو بھی [illegible] دیا جانا چاہیے - اور عمدہ اور صاف چارہ کھلانا چاہیے - یورپ - انگلستان - پیرس - کوپن ہیگن وغیرہ مین دودھ کا انتظام اچھا ہے - اور جو دودھ چوبیس گھنٹہ تک رکھا رہتا ہے اسے استعمال نہیں کیا جاتا - اور خراب دودھ بیچنے والوں کو قانوناً سزا دیجاتی ہے

برلین مین ایک شخص کے دماغ مین سے رسولی بذریعہ عمل جراحی نکالی گئی تھی - جس سے کئی رگین اور نسین کٹ گئی تھین - ان کو درست کرتے وقت وہ رگ جو قوت سامعہ کا آلہ ہے - اس رگ سے جو قوت باصرہ کا آلہ ہے - جوڑ دی گئی - اس مریض کو صحت ہونے پر آوازین اشیاء کی مانند معلوم دینے لگی - اور اشیاء آوازون کی مانند - چنانچہ ڈھول کی آواز - نیلگون آسمانی رنگ - ایک زور کی صاف آواز اور دھندلا آسمان جھنجھناہٹ سی معلوم دیتی ہے - اسی طرح انجن کی تیز سیٹی - بنفشی رنگ - کسی جماعت کا شور نارنجی رنگ اور پرندون کا بولنا - سبز رنگ معلوم ہوتا ہے - اتے بلبلے کے نغمے [illegible] ہوتا ہے - اور اس کی آوازین اس سے نہایت خوشنما و بے رنگون کی شکل بن دوچار ہوتی ہین

دنیا مین سب سے بڑا پھول [illegible] ہے - جو جزائر فلپائن کے ایک جزیرہ مندانا [illegible] مین پیدا ہوتا ہے - اس کا عرض - ایک گز - اور وزن ۲۲ پونڈ ہوتا ہے - ۵۰۰ فٹ سمندر سے ۲ ہزار فیٹ کی بلندی پر اگتا ہے

دو اونس [illegible] - اور دو اونس خشک سیج (ایک قسم کے پتے) تین بوتل پانی - ان تینون چیزون کو ایک آہنی برتن مین ڈال کر اور اس کو دوسرے برتن سے ڈھانپ کر آگ کے اوپر رکھ دو - اور آہستہ آہستہ پکنے دو - جب وہ ۱۵ ایک تہائی رہ جائے - تو آگ بجھا کر اسے چوبیس گھنٹے رکھا رہنے دو - پھر پانی کو مقطر کر کے بوتل مین رکھ لو - اس عرق کو برش سے کھوپری پر لگاؤ - اس سے بال سفید نہ ہونگے - اور کمزور بال مضبوط ہو جائین گے

ڈاکٹر - جے منکاف شارپ نے تجربہ کے بعد رائے قائم کی ہے - کہ سمندر کے سفر مین جو بیماری سر گھومنے اور جی متلانے کی ہو جاتی ہے - اس کا علاج یہ ہے - کہ ایک آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے - اس کی تائید مین وہ ایک شخص کا حوالہ دیتے ہین - جس کو بحری سفر مین یہ مرض ہو جاتا - مگر جب سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی ہے - تب سے اسے یہ تکلیف بھی نہین ہوئی -

پیرس - کی اکیڈمی آف سائنس مین ایک شخص کا معائنہ کیا گیا ہے - جس کا قد دس سال مین کم ہوتے ہوتے پانچ فیٹ ۴ انچ سے تین فیٹ ۲ انچ رہ گیا ہے - اس کی صحت خوب اچھی ہے - مگر صرف قد گھٹتا رہتا ہے

ناروے کے ایک انجنیر برگرآف نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے - جس کے ذریعے سمندر کی سطح پر سے اگر آواز کا سمندر کے پانی کے اندر پہنچانا مقصود ہو - یا اندر کی آواز کا سننا مقصود ہو - تو وہ پہنچائی اور سنی جا سکتی ہے جو آواز ۲ ہزار فیٹ کی گہرائی تک پہنچائی جائے - اس کی آواز بازگشت ایک سیکنڈ مین سنائی دیجاتی ہے کہتے ہین - کہ اس آلہ سے بہت سے بڑے بڑے کام نکل سکین گے -

فرانس - مین ایک سائنس دان ایم ہیورٹ نامی نے ایک کل مختصر نویسی کی ایجاد کی ہے - جو ان تمام کلون سے بہتر ہے - جو آج تک اس کام کے لئے بنائی گئی تھیں - اگرچہ سردست وہ فرانسیسی زبان ہی کے لکھنے کا کام دیتی ہے تاہم دوسری زبانون کے لکھنے مین بھی کام آسکتی ہے ایک معمولی شخص ایک ہفتہ کی مشق کے بعد ۵۰ الفاظ فی منٹ کے حساب سے لکھ سکتا ہے - اور دو تین ماہ کی مشق کے بعد فی منٹ ۱۲۵ سے لیکر ۱۵۰ الفاظ تک لکھ سکتا ہے مختصر نویسی مین ایک دقت یہ ہے - کہ جو شخص لکھتا ہے - وہی اسے پڑھ سکتا ہے - اگر جلدی لکھا ہوا ہو - تو اس سے بھی نہین پڑھا جاتا - اور اگر پڑھا بھی جائے - تو بڑی دقت سے - مگر اس کل میں یہ دقت بھی دور کر دی گئی ہے - کیونکہ اس کے ذریعے حروف وعلامات بہت صاف اور عمدہ طریقہ مین لکھی جاتی ہین ایم ہیورٹ نے اپنی اس کل کا نام اسٹینوفائل رکھا ہے

مسلمان سیاحین

(علامہ محمود سالم بک سابق جج عدالت مختلطہ مصر و ایڈیٹر رسالہ عرفانت - یہ رسالہ فرانسیسی زبان مین شائع ہوتا ہے)

نے مسلمانون کی سیاحت کے متعلق ممبران جغرافیکل سوسائٹی مصر کے روبرو ایک اسپیچ ۲۰ - محرم گذشتہ کو دی تھی - اور ان مسلمان سیاحون کا تذکرہ کیا - جو ساری دنیا مین پھرے - اور تہذیب وعلم وتجارت کی اعلیٰ اعلیٰ خدمتین انجام دین - ان سیاحتون کی اہمیت بتلاتے ہوئے یہ بھی ذکر کیا - کہ مسلمانون کی ترقی کے زمانے مین یورپ کی کیا حالت تھی - اور مسلمانون نے ان دنون کیونکر تمام ممالک کی جاپان سے لے کر کیپ تک سیاحت کی - مسلمانون کے آثار بالفعل آئس لینڈ و ہارلینڈ مین دریافت ہوئے مین - اور کولمبس کے امریکہ دریافت کرنے ۴۰۰ برس قبل مسلمان امریکہ مین پہنچ چکے تھے - جن مسلمان سیاحون نے دنیا کا سفر کیا - ان کی تعداد بہت زیادہ ہے بعض سکون پر جو ہنری ششم و فریڈرک دوم کے وقت کے ہین - صاف عربی خط و نقش موجود ہے - تمدن اسلام کی عظمت یورپ کا تنزل - اور اہل یورپ کے ہر بات مین مسلمانون سے محتاج ہونے کی کیفیت پوری طرح بیان کرنے کے بعد مسلمانون کی توجہ متعلق بہ رواج صنعت و حرفت و تجارت اور ہمسایہ ملکون مین علوم کی اشاعت کا حال بیان کیا - صناع و تجار و علماء سفر سے صرف مادی و اخلاقی منفعت حاصل کر کے نہین لوٹتے تھے - بلکہ وہان کی حکومت کے پولیٹکل انتظامات سے بھی واقف ہوتے تھے - اور حیات اجتماعی کو بھی آزما لیتے تھے - یہ بھی بیان کیا کہ اس قسم کی سیاحتین خلفائے راشدین و بنی امیہ کے زمانے مین بہت وقوع مین آئین - اور عباسیون کے عہد مین یہ سلسلہ درجۂ کمال تک پہنچ گیا - حروب صلیبیہ کے زمانے سے پھر کمتین پست ہو چلین - اور ممالک اسلام پر تاتاری و مغل وغیرہ وحشی اقوام کے حملون سے جوش سرد پڑ گیا - اور آخر یہ ہوا کہ یہ ممالک اخلاقی و قسمت کے اعلیٰ درجہ سے بالکل نیچے آ رہے - سبب یہ تھا کہ وحشی حملہ آور ان کو کسی قسم کی بیہودہ اور ذلیل حرکت سے باک نہ تھا - علما کو جو ان دنون اعلام ہدایت و مصباح معرفت تھے قتل کر ڈالتے تھے - کتب خانے جلا دیتے تھے - اور طرح طرح کی بیہودگیان جن سے تاریخ کے صفحات سیاہ ہین - کرتے تھے

مسلمان سیاحون کی ہمتین محض جنوبی ممالک مثلاً جاوہ سماٹرا مڈغاسکر جزائر ملایان اور چین کی سیاحت تک محدود نہیں رہین - بلکہ شمالی ممالک روس و تاتارستان وغیرہ ان اصلی مقامات تک پہنچے ہوئے تھے - یہان انکی تجارت کو بڑا فروغ تھا - خود علمائے روس مثلاً مسٹر فرائہن و مسٹر ناسٹمورن نے اس امر کی شہادت دی ہے اور علمی مباحث سے اس کو ثابت کیا ہے - جرمنی و ہالینڈ وغیرہ کے علما بھی اس کے قائل ہین - فاضل [illegible] نے اس کے بعد یورپین اہل قلم اور مورخون کے اقوال تائید دعوی مین نقل کئے - المؤید نے اس کے ترجمے کا بھی وعدہ کیا ہے - ہم بھی اس بحث کو کسی وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہین

فہرست مبایعین

اللہ تعالیٰ نے جس کشتی کو طیار کیا ہے اور اپنے رسول کو اسکا کشتی بان بنایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک دور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئینگے۔ اسکی عظیم الشان ترقی پر احاطہ بیچارہ انسان کسطرح کرسکتا ہے۔ حضر میں سفر میں مردانہ میں زنانہ میں خطوط کے ذریعہ زبانی پیغاموں کے ذریعہ بیعت کا سلسلہ کثرت سے جاری ہے۔ پھر بہت سے لوگ ایسی جگہوں میں اور ایسی حالتوں میں ہیں جو دل سے اللہ اور اسکے رسول مسیح موعود پر پختہ ایمان رکھتے ہیں مگر نہ ان کے ملک سے کوئی خط آ سکتا ہے اور نہ وہ خود چلکر یہاں پہنچ سکتے ہیں غرض اس سلسلہ کا احاطہ کرنا ایک انسان کی طاقت سے بڑھکر ہے۔ جہانتک ہوسکتا ہے احباب کی باہمی واقفیت پیدا کرنے کے واسطے نئے مبایعین کی فہرست درج اخبار کیجاتی ہے۔ مگر کسی صورت میں ہم اس امر کے ذمہ وار نہیں ہوسکتے کہ یہ فہرست کامل ہے ✦

(خلاصہ اقرار بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا)

۱- نور محمد صاحب ولد فخر الدین خان صاحب ساکن ایبٹ آباد حال ملازم فوج متی پور آسام ✦

۲- فتح محمد صاحب ولد نبی بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ محلہ ملکانہ۔ دار و غان دہڑہ متصل نواب صاحب

۳- غلام قادر صاحب ولد کریم خان صاحب ساکن 〃

۴- گھیسا صاحب ولد سیدا صاحب 〃 〃

۵- اسمعیل صاحب ولد قادر بخش صاحب 〃 〃

۶- فقیریا صاحب ولد اللہ دیا صاحب 〃 〃

۷- مولوی عبد المجید خان صاحب ولد محمد نجیب خان صاحب ساکن رام پور مصطفیٰ آباد دار الریاست

۸- عبد الرزاق صاحب ولد کریم بخش صاحب ساکن ملتان محلہ چڑیاں اندرون دہلی دروازہ ✦

آریہ مسافر

رسالہ آریہ مسافر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے جس اشتہار میں یہ دعوے کیا ہے کہ آیندہ زلزلہ آنے والا ہے اسکی طرز تحریر سے معلوم ہوتا تھا کہ ہفتہ دو ہفتہ کے اندر ہی پہلی تحریر پر بھی چڑھ کر بتایا کہ زلزلہ آنیوالا ہے لیکن ابتک کوئی بھونچال نہ آیا جس سے ان کی پیشگوئی کی بطالت ظاہر ہے ✦

واہ آریہ مسافر کی سمجھ۔ حضرت کا اشتہار تو سیدھی سادی اردو عبارت میں تھا اسکے سمجھنے میں آپکو اتنے مشکلات کیوں پڑے جو ہفتہ دو ہفتہ نکال لیے۔ تو معمولی اردو عبارت تھی کوئی وید کے منتر نہ تھے جنکے پڑھنے کیلئے اسکے نئی سو سال کی زندگی درکار ہوتی کوئی ایسی پیچیدگی نہ تھی کہ لکھیں آگ اور ہوا اور مراد پرمیشر لیں۔ کوئی ایسا ذو معنی کلام نہ تھا کہ سناتن اُس سے بت پرستی نکالیں اور دیانند جی مہاراج کو کئی ہزار سال کے بعد اُس سے ٹوٹی پھوٹی توحید سوجھے۔ ٹوٹی پھوٹی اسلئے کہ دیدوں کا خدا روح کا خالق نہیں مادہ کا خالق نہیں ہاں کچھ جوڑنے جاڑنے کا کام جانتا ہے جیسے کہ فرضی شاہ الٰہی دید آریوں کو خوش کرنے کے واسطے عیسائی لوگوں کے فرضی خداوند نے یوسف بڑھئی کے گھر میں جنم لینا پسند فرمایا تھا ✦ حضرت مسیح موعود نے انہی اشتہاروں میں آیندہ زلزلہ کی متعلق اجتہادی طور پر تشریح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ کم از کم سال آیندہ پہاڑ دریا پر جانا مناسب نہیں اور الہام میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ کیا یہ الفاظ تمہاری نظر سے نہ گذرے تھے۔ پر میں کہتا ہوں اے آریہ مسافر۔ تو جلد بازی کو کیوں دیکھتا ہے اور کیوں اسکی طرف دھیان لگاتا ہے۔ کیا تیرے واسطے تین بیتی کا نشان کافی نہ تھا۔ کیا وہ ساری میعاد گذرنے سے ہی پہلے تیری مسافرت کے ایام کو پورا کرنیوالا نہ تھا۔ تیرے واسطے مناسب نہ تھا کہ اب تو کسی نشان پر اعتراض کرتا۔ تونے خود مانگ کر نشان لیا۔ اور نشان بھی کیسا سرخ۔ کیا اب بھی کچھ کسر باقی تھی کہ تو مرسل الٰہی کے نشانوں پر بحث کرتا۔ ہرگز نہیں۔ آریو! دیدوں کے قصوں کہانیوں کو اب چھوڑ دو۔ حضرت مرزا صاحب کو غیر نہ سمجھو۔ وہ تمہارے ہی ملک کا ایک آدمی ہے غیر ملک کے لوگ اُسکو ہندی کہتے ہیں پس اگر تم ملکی عزت کے پیچھے مرتے ہو تو یہ بھی ہندی ہے اور خدا کا فرستادہ ہے اور سچی راہ تمکو دکھاتا ہے آؤ اسکو قبول کرو اور ہمیشہ کے لیے گنتے ہلنے کی جون میں پڑنے سے نجات پاؤ ✦

یہود سیرت مسلمان

ضرورت مسیح موعود

اخبار وطن رقمطراز ہے کہ کہلانیکو تو دنیا میں ۲۰- اور ۲۵ کروڑ کے درمیان مسلمان بتائے جاتے ہیں لیکن انمیں بلا مبالغہ کئی کروڑ ایسے ہونگے جو کلمہ توحید بھی درست نبول سکتے ہونگے اور تین چوتھائی کے قریب ایسے ہونگے جو بجز کلمہ شہادت کے اپنے دین کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے حتی کہ خاص عرب کے مختلف حصص خاصکر نواحی عدن میں کئی ایسے قبیلے آباد ہیں جو اسلام چھوڑ انسانیت سے بھی معرا ہیں اور بالکل وحشی درندوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جو رد ہیں سے اُنکی تمام ہے۔ دین و ملت وقومیت سے کچھ سروکار نہیں۔ ایک نامہ نگار نے پچھلے دنوں تین ماہ علاقہ عدن وحضرموت کا دورہ کیا تو اس نواح کے مسلمان کہلانے والے کئی عرب قبیلوں کی جہالت پستی۔ خود غرضی اور بے غیرتی دیکھ کر ششدر رہگیا اس سے بڑھکر بیتی و وحشت کیا ہوگی کہ ایک قبیلہ والے بہن بیٹی۔ باپ کی بیبیاں اور خالہ پھپھی سے نکاح مباح سمجھتے ہیں۔ بیدینی والحاد کی یہ حالت اور غداری وبے حمیتی کی یہ کیفیت ہے کہ انکے بڑے بڑے قاضی اور مولوی ایک طرف تو ترکی حکومت سے وظیفے لے رہے ہیں اور دوسری طرف سلطنت عثمانیہ کے دشمنوں کی جاسوسی کی خدمت ادا کر رہے ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی ایسے عالم کوڑی سے کم نہیں۔ جہاں کے عام مسلمان باشندے نام کے مسلمان کہلانے کے بھی مستحق نہیں ہوسکتے کیا اسلام میں اب صوفیاء کرام اور علماء کا وجود مطلقاً ناپید ہوگیا ہے کہ اس دردانگیز ودلسوز حالات کو دیکھکر بھی کسیکی عرق حمیت جوش میں نہیں آتی اور انکی اصلاح اور درستگی کے لیے ۲۵ کروڑ مسلمانوں میں سے ۲۵ شخص بھی چار دیواری کے آرام وآسایش کو چھوڑنا پسند نہیں کرسکتے۔ جس قوم کی دنایت۔ پست ہمتی اور تن پروری وغفلت اسدرجہ تک پہنچ چکی ہو کیا وہ زندہ شمار ہوسکتی ہے؟ یا زندہ رہنے کے قابل سمجھی جاسکتی ہے ✦

(ایڈیٹر بدر) کیا مسلمانوں اور اسلام کے علماء کی یہ حالت ظاہر نہیں کرتی کہ اسوقت مسلمان یہود سیرت ہوگئے ہیں جیسا کہ پہلے آنحضرت نے فرمایا تھا کہ ایک وقت تمپر آویگا کہ تم یہود کی خصائل اختیار کروگے یہانتک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہے تو تم بھی کروگے۔ مذکورہ بالا بیان ظاہر کرتا ہے